هو المعین

الحمد للہ رب العالمین یہ نسخہ متبرکہ بنیر المتقین اسم تاریخی

کرامت خواجگان یعنی

سراج الطالبین

مناقب خواجگان چشت اہل بہشت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

مصنفہ

شاعر نامی جناب حاجی الحرمین سید تجمل حسین صاحب تجمل چشتی قادری
جلالپوری سلمہ القوی خلیفہ پیر دستگیر حضرت خواجہ شاہ محمد بشیر قدس سرہ القدیر

حسب فرمایش جناب خلیفہ فقیر محمد و خلیفہ اللہ بخش و غلام احمد مکتبے و سید
عبدالرؤف و سید احمد و کرامت سیٹھ و احمد ابراہیم صاحب پٹیل وغیرہ

مطبع جہانگیر علوی بمبئی نمبر ۲ مین چھپکر شائع ہوا

جملہ حقوق محفوظ ہین

۳۰۱۶

[illegible] هو المعین [illegible]

پیشکش

مین اپنی ناچیز تصنیف اسم تاریخی کرامت خواجگان یعنی
سراج الطالبین مناقب خواجگان چشت اہل بہشت رضوان اللہ
تعالیٰ علیہم اجمعین اپنے پیر و مرشد حضرت مولنا خواجہ حافظ
سراج احمد صاحب قبلہ مدظلہٗ کی خدمت بابرکت مین نہایت
ادب سے پیشکش کرکے حضور پرنور کے نام
نامی و اسم گرامی سے
معنون کرتا ہون

ناچیز تجمل چشتی قادری از بمبئی

یکم ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۴۲ھ

هو المعین

الحمد للہ رب العالمین یہ نسخہ متبرکہ بشیر المتقین اسم تاریخی

کرامت خواجگان ۱۳۴۴ عہ

سراج الطالبین

مناقب خواجگان چشت اہل بہشت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

مصنفہ

شاعر نامی جناب حاجی الحرمین سید تجمل حسین صاحب تجمل چشتی

قادری جلالپوری سلمہ القوی خلیفہ پیر دستگیر حضرت خواجہ شاہ محمد بشیر قدس سرہ العزیز

حسب فرمایش جناب خلیفہ فقیر محمد و خلیفہ اللہ بخش و غلام احمد مکتبے و

سید عبد الرؤف و سید احمد و کرامت سیٹھ و احمد ابراہیم صاحب پٹیل وغیرہ

مطبع جہانگیر علوی بمبئی نمبر ۵ مین چھپکر شائع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مناجات بدرگاہ باری تعالیٰ عزاسمہ

ہے یہی دل کا مدعا یارب — عشق اپنا تو کر عطا یارب
اپنے ہی شوق مین تو رکھ زندہ — اپنے ہی ذوق مین مٹا یارب
کھاؤن مین غم تری محبت کا — میری ہوجائے یہ غذا یارب
چشم تر میری آبشار رہے — تا ہو نخلِ عمل ہرا یارب
جاگتے سوتے بیٹھتے اوٹھتے — نام لب پر رہے ترا یارب
دے ہدایت مجھے عبادت کی — ہو اطاعت کا ولولہ یارب
شرک اور کفر کی بُرائی سے — بہر خیر الوریٰ بچا یارب
کردے پابند مجکو عالم مین — پنجگانہ نماز کا یارب
دل سے مین تابع و مطیع رہون — اولیائے کرام کا یارب
تیری توحید پر رہون قائم — رنگ وحدت رہے جما یارب
بعد اپنی وِلا کے دے دلکو — اپنے محبوب کی ولا یارب
کلمۂ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ — مرتے دم وِرد ہو مرا یارب
بہر پیرانِ چشت دنیا سے — ساتھ ایمان کے اوٹھا یارب
شر سے شیطان کے رہون محفوظ — ہو مع الخیر خاتمہ یارب
مرمٹے راہِ عشق مین تیری — ہے تجمل کی التجا یارب

نعت سید الکونین رسول الثقلین شفیع عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

مرحبا اے خواجۂ عالم محمد مصطفیٰ ؎ فخر افزائے بنی آدم محمد مصطفیٰ

سجدہ گاہِ اتقیا ہے آستانہ آپکا ؎ رہتے ہیں سر اولیا کے خم محمد مصطفیٰ

تم نے پایا ہے خطاب رحمۃ للعالمین ؎ کیوں نہ رکھیں چشم رحمت ہم محمد مصطفیٰ

بادشاہِ اصفیا فرمانروائے اولیا ؎ انبیا کے سید اعظم محمد مصطفیٰ

لاج رکھ لے مجھ سیہ رو معصیت کردار کی ؎ کملی والے شافع عالم محمد مصطفیٰ

آرزو ہے لذت دردِ محبت ہو نصیب ؎ اپنی الفت کا عطا کر غم محمد مصطفیٰ

بارک اللہ کس قدر مشق تصور بڑھ گئی ؎ رہتے ہیں پیش نظر ہر دم محمد مصطفیٰ

حشر میں امت کے سر پر ابر رحمت کی طرح ؎ ہوگا تیرا سایۂ پرچم محمد مصطفیٰ

صاحب لولاک محبوب خدا ختم رسل ؎ دیکھو شان خواجۂ عالم محمد مصطفیٰ

شافع جرم صفی اللہ کشتیبان نوحؑ ؎ صبر میں ایوبؑ کے ہمدم محمد مصطفیٰ

مبتلائے غم تجمل ہے مدد کو آئیے ؎ کہہ رہا ہے الغیاث ارحم محمد مصطفیٰ

مناقب مدینۃ العلوم والمطالب امام المشارق والمغارب امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

واہ کیا ہے عظمت و شانِ علی مرتضیٰ ؎ اولیا ہیں زیر فرمانِ علی مرتضیٰ

جانتے ہیں اپنا مولا والیان ملک دین ؎ دیکھئے فخر غلامانِ علی مرتضیٰ

مہر محشر دیکھتا ہے کیا نگاہِ گرم سے ؎ آگئے ہم زیر دامانِ علی مرتضیٰ

سایۂ طوبیٰ کی راحت کی جو خواہشمند ہوں ؎ بیٹھیں زیر نخل بستانِ علی مرتضیٰ

شیر یزدان قوت بازوئے پیغمبر ہیں وہ ؎ مجھ سے کیا ہو مدحت شانِ علی مرتضیٰ

شاد ہو تشنہ لبو دریائے رحمت کی طرح ؎ جوش پر ہے بحر فیضانِ علی مرتضیٰ

ہل دنیا کی طرف کیون ملتفت ہونے لگے
شاہ عقبے ہین غلامان علی مرتضیٰ

طالب حق کھائین رغبت سے کیون نان جوین
ل رہی ہے لذت خوانِ علی مرتضیٰ

ایک جان کی کیا حقیقت ایک جان کی اصل کیا
کر دون سو جانین ہین قربان علی مرتضیٰ

جس کے مولا مصطفےٰ ہین اوسکے مولا آپ ہین
حکم احمد کا ہے فرمان علی مرتضیٰ

دیکھکر مجکو تجمل حشر مین حق نے کہا
جائے جنت مین ثناخوان علی مرتضیٰ

مناقب شیخ المشائخ حضرت خواجہ ابی النصر حسن بصری انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہے عجب فضل و کرم خواجہ حسن بصری کا
اولیا بھرتے ہین دم خواجہ حسن بصری کا

پائین موقع جو حضوری کا تو کس شوق سے ہم
چومین آنکھون سے قدم خواجہ حسن بصری کا

کام بگڑا ہوا اک آن مین بن جاتا ہے
نام لیتے ہین جو ہم خواجہ حسن بصری کا

وہ شہ ملک ولایت مین گدائے ناچیز
وصف کیونکر ہو رقم خواجہ حسن بصری کا

کیون تمنائے زیارت نہو دل مین پیدا
روضہ ہے باغ ارم خواجہ حسن بصری کا

دہر مین راہرو کوئے طریقت کیلئے
خضر رہ ہے نقش قدم خواجہ حسن بصری کا

جمع ہو جائین گے محشر مین محبان سلوک
نصب ہونے دو علم خواجہ حسن بصری کا

جلوہ روئے علی صاف نظر آئے گا
چہرہ جب دیکھین گے ہم خواجہ حسن بصری کا

مانگتا ہون مین دعا اونکی عنایت ہو جائے
چاہتا ہون مین کرم خواجہ حسن بصری کا

اضطراب دل مشتاق ترقی پہ رہے
دردِ الفت نہو کم خواجہ حسن بصری کا

دیکھتا کیا ہے تجمل وہ ہوئے جلوہ نما
چوم لے بڑھ کے قدم خواجہ حسن بصری کا

مناقب شیخ المشائخ حضرت خواجہ ابی الفضل عبد الواحد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اجہ عبد الواحد ابن زید قطب انس و جان
لو خبر آؤ مدد کے واسطے تم ہو کہان

اصلی مشہور عالم میں ابی الفضل آپ ہیں
فضل عالی کا زمانے بھر میں ہے دریا رواں

تاجدارِ اولیا عالی مراتب ہو تمہیں
اے مرے قطبِ خلایق اے مری غوثِ زمان

آپ ہیں آقا ہمارے آپکے ہوتے ہوئے
ہم سنائیں اور کس کو رنج و غم کی داستان

بہرِ درمانِ جگر سارے جہان کے دردمند
جمع ہیں خواجہ ابی الفضل آپ کی زیرِ نشان

آپ سے امداد کی خواہاں نہ کیوں ہوں جن و انس
آپ ہی ہیں چارہ سازِ دردمندانِ جہان

جو درِ اقدس پہ راحت ہے کہاں ہوگی نصیب
چھوڑ کر یہ آستان ہم غمزدے جائیں کہاں

آپ کے فیض قدم سے باغِ دل سرسبز ہے
آپ کے دم سے یہ ہے ساری بہارِ بوستان

حال پہ اوسکے ذرا چشمِ عنایت کیجیے
عاجز و بیکس تجمل آپ کا ہے مدح خوان

مناقب شیخ المشائخ حضرت خواجہ ابی الفیض فضیل ابن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رخ دکھا خواجہ ابی الفیض فضیل ابن عیاض
نظر آ خواجہ ابی الفیض فضیل ابن عیاض

چشمہ فیض کیا تم نے جہاں میں جاری
مرحبا خواجہ ابی الفیض فضیل ابن عیاض

اب ذرا چشمِ عنایت سے میری جانب بھی
دیکھنا خواجہ ابی الفیض فضیل ابن عیاض

نور سے معرفتِ حق کے منور ہو جائے
دل مرا خواجہ ابی الفیض فضیل ابن عیاض

بے نشان تا درِ جانان ہو رسائی کیونکر
دو پتا خواجہ ابی الفیض فضیل ابن عیاض

آپ کے لطف و کرم مہر و عنایت پہ رہوں
میں فدا خواجہ ابی الفیض فضیل ابن عیاض

نام لیوا ترے عالم میں ہیں نامی نامی
اولیا خواجہ ابی الفیض فضیل ابن عیاض

خوانِ نعمت سے تمہارے کوئی لقمہ مجکو
ہو عطا خواجہ ابی الفیض فضیل ابن عیاض

درد وہ حق نے دیا ہے کہ تجمل جس کی
ہیں دوا خواجہ ابی الفیض فضیل ابن عیاض

مناقب شیخ المشائخ امان الارض السلطان ابراہیم ابن ادہم بلخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

لکھوں میں وصف کیا سلطانِ ابراہیم ادہم کا
بڑا ہے مرتبہ سلطانِ ابراہیم ادہم کا

عنایت ہو مجھے توفیق ترکِ لذتِ دنیا
الٰہی واسطہ سلطانِ ابراہیم ادہم کا

فدا ہوں میں فدا اُنکے کمالِ حق نمائی پر
گدا ہوں میں گدا سلطانِ ابراہیم ادہم کا

جو تختِ سلطنت چھوڑا تلاشِ ربِ اکبر میں
شرف کیا کیا بڑھا سلطانِ ابراہیم ادہم کا

کیا کرتا ہے اکثر رہنمائی طالبِ حق کی
اوبھر کر نقشِ پا سلطانِ ابراہیم ادہم کا

کرم اوپر خدا کا ہو گیا چھوٹا ہر اک غم سے
قدم جس نے لیا سلطانِ ابراہیم ادہم کا

مٹا یارب مٹا دلسے ہمارے داغ ناکامی
دکھا جلوہ دکھا سلطانِ ابراہیم ادہم کا

بجھا کرتی ہے پیاس اکثر محبانِ طریقت کی
ہے بحرِ فیض کیا سلطانِ ابراہیم ادہم کا

نظر آئی ہی اوسکو شانِ خالق جسنے دیکھا ہے
جمالِ باصفا سلطانِ ابراہیم ادہم کا

نہیں مجکو تمنا بادشاہی کی خداوندا
مجھے خادم بنا سلطانِ ابراہیم ادہم کا

بہت اچھی تجمّل نکلی صورت کامیابی کی
ثنا خوان تو ہوا سلطانِ ابراہیم ادہم کا

مناقب شیخ المشائخ حضرت خواجہ سدید الدین حذیفۃ المرعشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پیرِ پیران مرشدِ پاکان حذیفہ مرعشی
قبلۂ دین کعبۂ ایمان حذیفہ مرعشی

گر دکھا دو چہرۂ تابان حذیفہ مرعشی
ہوں دل و جان آپ پر قربان حذیفہ مرعشی

ہر غلامِ در زرِ نعمت سے مالا مال ہے
آپ ہیں ایسے شہِ شاہان حذیفہ مرعشی

آفتوں سے بچگیا جو زیرِ دامن آگیا
ابرِ رحمت ہے ترا دامان حذیفہ مرعشی

ہیں بہاریں باغ کی حسنِ سدید الدین سے
نغمہ زن ہیں بلبلِ بستان حذیفہ مرعشی

آپ کے روئے منور سے جو ہٹ جائے نقاب
زرد ہو روئے مہِ تابان حذیفہ مرعشی

کیا کسی سے اور مطلب کیا کسی سے کچھ غرض
میں ہوں تیری لطف کا خواہان حذیفہ مرعشی

آپ کا مدفن وہ ہے دلکش چمن جسپر فدا
ہے بہارِ گلشنِ رضوان حذیفہ مرعشی

کس طرح حاضر در دولت پہ ہو بہر سلام | ہے تحمل بے سروسامان حذیفہ مرعشی

مناقب شیخ المشائخ حضرت خواجہ امین الدین ہبیرۃ البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

چشم پرنم کو نظر آؤ ہبیرہ بصری | شان خالق مجھے دکھلاؤ ہبیرہ بصری
تا قیامت مجھے راحت سے پڑا رہنے دو | اپنی چوکھٹ سے نہ اٹھواؤ ہبیرہ بصری
خرمن دلکو میرے خاک جلاکر کردو | بجلیاں حسن کی چمکاؤ ہبیرہ بصری
ناخدائی جو کریں آپ تو بحر غم سے | پار ہو جائے میری ناؤ ہبیرہ بصری
جلد دکھلاؤ جمال اپنا دل شیدا کو | مثل سیماب نہ تڑپاؤ ہبیرہ بصری
شاہ عرفان تمھیں کہتے ہیں ولایت والے | راز عرفان مجھے سمجھاؤ ہبیرہ بصری
کون ہو میرا معین کون خبر لے میری | گر نہ تم بہر مدد آؤ ہبیرہ بصری
نگہہ مہر و عنایت کا طلبگار ہوں میں | میری تقدیر کو چمکاؤ ہبیرہ بصری
خود جہلے واسطہ دیتے ہیں۔ تو شیخ سے اب | جنس نعمت مجھے دلواؤ ہبیرہ بصری
میری آنکھوں میں سمائے ہو تو امید یہ ہے | خانۂ دل میں اتر آؤ ہبیرہ بصری
ٹھوکریں کھائے زمانہ ہمیں تحمل کبتک | اپنے دربار سے بلواؤ ہبیرہ بصری

مناقب شیخ المشائخ حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بنا یارب گدائے خواجہ ممشاد | دکھا مجکو لقائے خواجہ ممشاد
مرا دل ہو فدائے خواجہ ممشاد | رہے لب پر ثنائے خواجہ ممشاد
پڑا رہنے دو یارو مجھ گدا کو | سر دولتسرائے خواجہ ممشاد
مجھے غم عشق کا اپنے عطا کر | خداوندا برائے خواجہ ممشاد
خبر لی واہ کیا خادم کی اپنے | مدد کو میری آئے خواجہ ممشاد

جیون تو ایسی حالت مین جیون مین — رہون محوِ لقائے خواجہ ممشاد
جلادے خرمنِ جانِ حزین کو — گرے برقِ ادائے خواجہ ممشاد
یہ ویرانہ ہو یارب قصرِ شاہی — میرے دلکو بسائے خواجہ ممشاد
ضیائے طور موسٰی کو مبارک — مجھے جلوہ دکھائے خواجہ ممشاد
شرابِ معرفت کہتے ہین جس کو — وہ مئے مجکو پلائے خواجہ ممشاد
اگر دل شاد رہنا ہو تجمل — کیئے جا تو ثنائے خواجہ ممشاد

منقبت ١١ شیخ المشائخ سر سلسلہ چشتیان خواجہ خواجگان حضرت خواجہ ابی اسحاق شامی چشتی رضی اللہ عنہ

بحرِ ولایت کے گہر - خواجہ ابی اسحاق ہین — اہلِ صفا کے تاج سر - خواجہ ابی اسحاق ہین
کیون دل نہو قربان حق - مین دیکھتا ہون شانِ حق — اسدم مرے پیشِ نظر خواجہ ابی اسحاق ہین
جینے سے ہین بیزار اب - دکھلائیے دیدار اب — ہم مضطرب شام و سحر خواجہ ابی اسحاق ہین
اون کی تجلی دیکھکر - فرماتے ہین اہلِ نظر — برجِ کرامت کے قمر - خواجہ ابی اسحاق ہین
مجکو ستائے آسمان یہ تاب ہے اوسکی کہان — ہر دم میری امداد پر - خواجہ ابی اسحاق ہین
کیا شان ہے نام خدا - کیا مرتبہ حق نے دیا — کیا چشتیون مین نامور - خواجہ ابی اسحاق ہین
رخ کی تجلی دیکھ کے - ہان شانِ باری دیکھئے — لے اے تجمل جلوہ گر - خواجہ ابی اسحاق ہین

منقبت ١٢ شیخ المشائخ حضرت خواجہ قدوۃ السالکین ابی احمد ابن فرسنافہ چشتی رضی اللہ عنہ

خواجہ خواجگان ابی احمد
اور جاؤن کہان ابی احمد
پیشوا آپ جانتے ہین تمھین
بے نشان کا نشان ابی احمد

مرشدِ چشتیان ابی احمد
حشر کے دن مجھے خدا رکھے
اولیائے جہان ابی احمد
غم محبت کا آپ کی کھاکر

چھوڑ کر آستان پاک تیرا
تیر سے زیر نشان ابی احمد
آپ چاہین تو ہمکو بتلادین
مین رہون شادمان ابی احمد

ہم کدہر ہر جستجو جائیں
تم ہو غوث زمان ابی احمد
آپ کی قبر پاک ہی سرسبز
ہان ذرا ہو عیان ابی احمد

پائیں تم کو کہان ابی احمد
شان لطف و سخا دکہا دین آپ
مثل باغ جنان ابی احمد
ہین تجمل نمط گدا تیرے

تمکو کہتے ہین لوگ قطب زمن
بھرلین ہم جہولیان ابی احمد
دیکھ لون مین جہان مین جا بجا
بادشاہ جہان ابی احمد

مناقب ۱۲ شیخ المشائخ حضرت خواجہ قطب الدین ابی محمد ابن ابی احمد چشتی رضی اللہ تعالی عنہ

اے شاہ ملک عرفان خواجہ ابی محمد — مشکل ہو میری آسان خواجہ ابی محمد
رخ سے نقاب اوٹھا کر دکھلا دو روئے انور — ہو جاؤن تم پہ قربان خواجہ ابی محمد
در پر کھڑا ہوا ہے یہ دردمند بیکس — چشم کرم کا خواہان خواجہ ابی محمد
مین قلب پر لگاؤن ہر وقت ضرب یاہو — ہو کر شریک مستان خواجہ ابی محمد
یہ جملہ اولیا نے تسلیم کر لیا ہے — ہین آپ قطب دوران خواجہ ابی محمد
بیمار مین تمہارا تم ہو مرے مسیحا — دو درد دل کا درمان خواجہ ابی محمد
دنیا مین میرے دلکو ہے آرزو تو یہ ہی — ہو خاتمہ بایمان خواجہ ابی محمد
امداد جلد کیجیے للہ اب تو سنیے — فریاد دردمندان خواجہ ابی محمد
اس روسیاہ پر ہو گر تیری چشم رحمت — ہو مغفرت کا سامان خواجہ ابی محمد
تو چشم مہر سے کر دل کو میرے منور — اے آفتاب عرفان خواجہ ابی محمد
گھبرا نہ اے تجمل محشر کے روز تجکو — لے لین گے زیر دامان خواجہ ابی محمد

مناقب ۱۳ شیخ المشائخ حضرت خواجہ ناصر الدین ابی یوسف چشتی رضی اللہ تعالی عنہ

ہادی ہادیان ابی یوسف
کعبۂ عارفان ابی یوسف

مرشد مرشدان ابی یوسف
ناصر الدین احمد مرسل

قبلۂ سالکان ابی یوسف
شاہ نصرت نشان ابی یوسف

روئے روشن پر آپکے قربان
حامی بیکسان ابی یوسف
دیکھوں میں جلوہ عزیز مصر
تیرا فیض روان ابی یوسف

آفتاب جہان ابی یوسف
حسن زیبا پہ ہے فدا عالم
گر ہوں جلوہ کنان ابی یوسف
ہو تجلی بچشم لطف و کرم

لیجیے اپنے غمزدو کی خبر
تم ہو جان جہان ابی یوسف
دہر میں مثل بحر جاری ہے
ہے تیرا مدح خوان ابی یوسف

مناقب شیخ المشائخ حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شیخ کامل پیر نامی لو خبر
آرزوئے دید میں وقت اخیر
خواجہ قطب الدین پیر دستگیر
دلکو دو تسکین دکھلا کر جمال
کون آئے پھر میری امداد کو
جان بلب ان چرخ کی بیداد سے
بہت سہے بحق مرتضےٰ
بھاری گٹھری ہر گنہ کی دوش پر
آج کس دھن میں ہو تجلی ہو خموش

قطب دین مودود چشتی لو خبر
ہے لبوں پر جان میری لو خبر
ڈوبتی ہے ناؤ میری لو خبر
بڑھ رہی ہے بیقراری لو خبر
گر نہ تم مودود چشتی لو خبر
لو خبر اب تو ہماری لو خبر
غوث یزدان قطب نامی لو خبر
اجڑے ہیں ہاتھ خالی لو خبر
ہوش میں آؤ تم اپنی لو خبر

مناقب شیخ المشائخ حضرت خواجہ مخدوم حاجی شریف زندنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہیں آپ قطب حق نما حاجی شریف زندنی
آؤ مدد کو لو خبر بہر علی نامور
شاہان ہفت اقلیم سے بڑھکر ہیں اوسکی ہیں مجھے
ظل ہما کو کیا کروں کیوں اوسکی حسرت ہیں مجھے

مخدوم ارباب صفا حاجی شریف زندنی
ہوں میں گرفتار بلا حاجی شریف زندنی
جو ہے ترا ادنیٰ گدا حاجی شریف زندنی
سر پر رہے دامن ترا حاجی شریف زندنی

تا آستان نامور ہو جائے اب میرا گذر — تقدیر [illegible] ہو [illegible] حاجی شریف زندنی

پوری ہو دل کی آرزو بڑھ جائے میری آبرو — گر ہو تری چشم عطا حاجی شریف زندنی

دکھلائیے رخ کی ضیا۔ آئے نظر شان خدا — ہو جایئے جلوہ نما حاجی شریف زندنی

آیا ہون در پر آپ کے اب تو در مقصود سے — بھر دیجئے دامن مرا حاجی شریف زندنی

ہون رمز عرفان دلنشین ہو شامل اہل یقین — خادم تجمل آپ کا حاجی شریف زندنی

مناقب شیخ المشائخ مقتدائی اہل عرفان حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مقتدائے اہل عرفان آپ ہین — قطب دوران خواجہ عثمان آپ ہین

مرشد خواجہ معین الدین حسن — ہادی مقبول یزدان آپ ہین

تابع فرمان ہین اہل معرفت — تاجدار ملک عرفان آپ ہین

ہے منور دہر نور فیض سے — چشت کے مہر درخشان آپ ہین

میرے والی میرے آقائے بزرگ — آپ ہین اے خواجہ عثمان آپ ہین

رنج غربت کا نہین اندیشہ کچھ — جب مددگار غریبان آپ ہین

شیخ برحق رہبر اہل طریق — ماہ ماہان شاہ شاہان آپ ہین

سرو بستان شریف زندنی — رونق گلزار عرفان آپ ہین

ہے بجا گر کہئے قطب الاولیا — اس سے نامی قطب دوران آپ ہین

رہنمائے گمرہان شیخ الشیوخ — پیشوائے جن و انسان آپ ہین

شیخ ہارونی کا کیا دیکھا جمال — کیون تجمل آج شادان آپ ہین

مناقب شیخ المشائخ قطب العارفین سند المعتقدین خواجہ بزرگ حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری اجمیری چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ضیا گسترِ مہِ عرفان معین الدین چشتی ہین — گدا پرورشہ شاہان معین الدین چشتی ہین

اونہین شیخ المشائخ اور قطب العارفین کہئے — گرامی خواجۂ دوران معین الدین چشتی ہین

ریاضِ معرفت پھولا پھلا کیا آپ کے دم سے — بہارِ گلشنِ عرفان معین الدین چشتی ہین

ملا کرتی ہے نعمت فقر کی فرمان عالی سے — کرامت بخشِ درویشان معین الدین چشتی ہین

گدائی کے شرف پر کیون نہ اہل تاک نازان ہون — ہمارے ہند کے سلطان معین الدین چشتی ہین

رسول اللہ کے محبوب نورِ چشم حیدرؓ کے — حبیبِ حضرتِ یزدان معین الدین چشتی ہین

معزز نامور فرمانروا ملکِ ولایت کے — تمھارے تابعِ فرمان معین الدین چشتی ہین

تمھارا جلوۂ دیدار ایسا فرحت افزا ہے — تمام اہلِ نظر حیران معین الدین چشتی ہین

فدا کیونکر نہون عشاق شانِ دلربائی پر — خدا رکھے شہ شاہان معین الدین چشتی ہین

میرے حامی میری والی میرے رہبر میری یاور — میرے آقا میرے سلطان معین الدین چشتی ہین

تجمل مجھ سیہ رو کو چھپا لو اپنے کملی مین — معین الدین چشتی ہان معین الدین چشتی ہین

ٹھمری

جگت مین رکھلو - ہمری لاج ۔

خواجہ معین الدین ہے تمرا — چشت نگر مین راج — جگت مین

ہم سب تمرے در کے بھکاری — تم ہو غریب نواج — جگت مین

راجن کے مہراج تمھین ہو — دلہن کے سرتاج — جگت مین

تمری کرپا تمری دیا کا — سارا جگت محتاج — جگت مین

بیاکل دل کو کل نہ پرت ہے — درسن دکھادو آج — جگت مین

تمرے دوارے سین جھکانا — ہمرے لئے معراج — جگت مین

مکھ کا تجمل اپنے دکھادو — بہر شبیر و سراج — جگت مین

دادرا

تن واروں نثاروں دھن سنجری رے

خلقت ساری جات ہے واری۔ خواجہ ہے وہ توری دلبری رے۔ تن واروں

تمرے درس کو نسدن پلچھن ترسیں مورے نین | چاند سا مکھڑا جلد دکھاؤ ٹھنڈی ہوری نین

تن واروں نثاروں دھن سنجری رے

تمری چمن کے پھول میں نیاری خواجہ قطب الدینؒ | قطب پیارے راج دلارے بابا فرید الدینؒ

تن واروں نثاروں دھن سنجری رے

شانِ نبی محبوبِ الٰہی خواجہ نظام الدینؒ | جانِ علیؓ کلیر کے باشی نامی علاؤالدینؒ

تن واروں نثاروں دھن سنجری رے

پیر بشیرؒ کے بل بل جاؤں واروں میں تن من وار | اور تجملؔ کون ہے موری ناؤ کا کھیون ہار

تن واروں نثاروں دھن سنجری رے

منقبت شیخ المشائخ برہان چشتیاں شہید المحبت حضرت خواجہ قطب الدین الاوشی بختیار کاکی رضی اللہ عنہ

تم قطب الاولیا ہو یا بختیار کاکی | خورشیدِ حق نما ہو یا بختیار کاکی

دل کی مراد پوری کردو برائے خواجہ | حاجت روا ہو میری یا بختیار کاکی

ہو جوشِ حق پرستی وہ مے پلا دے مجکو | دل طالبِ خدا ہو یا بختیار کاکی

ساحل پہ کیوں نہ پہونچے کشتی وہ بحرِ غم سے | تم جس کے ناخدا ہو یا بختیار کاکی

بھر جائے دامنِ دل گلہائے معرفت سے | تیری اگر عطا ہو یا بختیار کاکی

بڑھ جائے مرتبے میں شاہانِ نامور سے | جو آپ کا گدا ہو یا بختیار کاکی

راہِ سلوک میں کیا پروا ہے خضر مجکو | تم میرے رہنما ہو یا بختیار کاکی

برہانِ چشتیاں ہو محبوبِ خواجگاں ہو | تم حق کے دلربا ہو یا بختیار کاکی

امیدوارِ چشمِ الطاف ہے تجمل | اِک کاک دے عطا ہو یا بختیار کاکی

مناقب شیخ المشائخ حریق المحبت امام العارفین حضرت خواجہ شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر بابا اجودھنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہو گیا رتبہ بیان بابا فرید الدین چشتی کا ۔ جہان ہے مدح خوان بابا فرید الدین چشتی کا

جو آتے ہین وہ دامن موتیونسے بھرتی رہتی ہین ۔ علم ہے دُرفشان بابا فرید الدین چشتی کا

ہماری تو سمجھ سے باہر اونکی شان عظمت ہے ۔ خدا ہے رُتبہ دان بابا فرید الدین چشتی کا

زہے قسمت کہا جاتا ہون مین اہل طریقت مین ۔ غلام نوجوان بابا فرید الدین چشتی کا

مرادین چشتیونکی دل حاصل ہوتی رہتی ہین ۔ ہے کعبہ آستان بابا فرید الدین چشتی کا

جہان مین جو مثال آفتاب چرخ روشن ہے ۔ ہے ایسا خاندان بابا فرید الدین چشتی کا

خدا رکھے مری آنکھین تجلی گاہ ہین اونکی ۔ مرا دل ہے مکان بابا فرید الدین چشتی کا

کسی سے کب ہو امید مدد رنج و مصیبت مین ۔ بھروسا ہے توہان بابا فرید الدین چشتی کا

دُرِ مقصد سے بھر جائے تجمل کا ابھی دامن ۔ کھلے دُرجِ دہان بابا فرید الدین چشتی کا

مناقب شیخ المشائخ سلطان العاشقین رحمۃ للعالمین محبوب الٰہی حضرت نظام الدین ابی احمد بدایونی چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کہو نکر دونون عالم مین تمھاری بادشاہی ہو ۔ تم اے خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی ہو

اگر تم ناخدا کشتی کے محبوب الٰہی ہو ۔ نہ مجکو بحرِ طوفان خیز مین فکر تباہی ہو

گدا تیرا ہون۔ تیرا ہر گدا فخر سلاطین ہے ۔ بھلا میری نظر مین کیا وقار تخت شاہی ہو

دکھا دون منکرون کو شان خلّاق دو عالم کی ۔ ذرا تم جلوہ گر اے میرے محبوب الٰہی ہو

جو تم کو دیکھ لے رونق فزائے تختِ محبوبی ۔ دل شیدا مرا کیا کیا فدائے کجکلاہی ہو

روان دہلی کو دیوانے ہین محبوب الٰہی کے ۔ جسے ہو حور کی خواہش سوئے فردوس راہی ہو

تمہاری مہر سے ہو آشکارا نورِ عرفان کا
دلِ تاریک روشن دور میری روسیاہی ہو

شرف اپنی گدائی کا عطا فرمائیے مجکو
مرے کس کام کی مولا جو حاصل بادشاہی ہو

تجمل ہو کے خوش سمجھوں میں تاجِ افتخار اسکو
میسر گر مجھے نعلین محبوبِ الٰہی ہو

مناقب شیخ المشائخ مستغرق بحر شہود شمس العارفین حضرت خواجہ مخدوم نصیر الدین محمود اودھی چشتی چراغ دہلی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

خواجہ نامور نصیر الدین — پیر عالی گہر نصیر الدین
گر نہ ہو تم معینِ اہلِ غم — کون لے پھر خبر نصیر الدین
مجھ گدا کو بنا دیا ہے شاہ — میں فدا آپ پر نصیر الدین
آپ روشن چراغِ دہلی ہیں — رشکِ شمع و قمر نصیر الدین
آرہا ہے لبوں پہ دم میرا — ہو کرم کی نظر نصیر الدین
دور کچھ منزلِ مراد نہیں — تم جو ہو راہبر نصیر الدین
چاند عرفان کا ہو رہا ہے طلوع — دل میں ہیں جلوہ گر نصیر الدین
خاکِ دہلیز میں حضور کی ہے — کیمیا کا اثر نصیر الدین
آپ کا آستان عالی ہو — اور ہو میرا سر نصیر الدین
کفر کو ہو شکست اور اسلام — پائے فتح و ظفر نصیر الدین
غیر سے کام کیا تجمل کو — تم ہو پیشِ نظر نصیر الدین

مناقب شیخ المشائخ حضرت خواجہ شیخ کمال الدین مشہور علامہ رضی اللہ تعالےٰ

قطبِ خلائق ماہِ مبین خواجہ شیخ کمال الدین — قبلۂ طاعت اہلِ یقین خواجہ شیخ کمال الدین
دل میں ضیا آنکھوں میں نور، ہر دم میری نظر کے حضور — مہر فلک و ماہِ زمین خواجہ شیخ کمال الدین

گلشنِ چمن آباد ہوا کیا قصرِ نایاب بنا
آپ کی جھجھر چشمِ عطا جب ہے ہیانہیں صبح و مسا
تمکو لقب علامہ کا چشتیون مین کیا خوب ملا
کیون نہین لیتے میری خبر حالِ غلام پہ اب ہو نظر
آپکے نقشِ قدم پہ فدا ہوتا ہے ہر دم مہر سما
اوج پہ اکدن قسمت ہو دیکی پوری حسرت ہو
نعمتِ فقر تجمّل کو دستِ کرم سے عنایت ہو

ہین جو مکانِ دمین مین خواجہ شیخ کمال الدین
کیون مین رہون مغموم و حزین خواجہ شیخ کمال الدین
تم مین ہے شانِ نصیر الدین خواجہ شیخ کمال الدین
تم میرے مولا ہو کہ نہین خواجہ شیخ کمال الدین
آپ پہ قربان ماہِ مبین خواجہ شیخ کمال الدین
جلوہ نما ہو جائین کہین خواجہ شیخ کمال الدین
بہرِ خواجہ معین الدین خواجہ شیخ کمال الدین

۲۳ مناقب شیخ المشائخ حضرت خواجہ شیخ سراج الدین رضی اللہ عنہ

شیخِ اہلِ صفا سراج الدین
تو مرا بادشا سراج الدین
دردِ دل نے کیا بہت بیتاب
نام لیوا تیرا سراج الدین
بحرِ آفاق مین عطا کر دو
شمعِ راہِ ہدا سراج الدین

خواجہ حق نما سراج الدین
چشمِ مشتاق کو دکھا صورت
کر عنایت دوا سراج الدین
منزلِ فقر کے خدا رکھے
گوہرِ مدعا سراج الدین
اب تجمّل کو بہرِ خواجہ کمال

مین ہون تیرا گدا سراج الدین
جلوہ گر ہو ذرا سراج الدین
مین بھی ہون مین بھی ہون ترا ہی مین
آپ ہین رہنما سراج الدین
آپ کی ذات پاک ہی بخدا
روئے زیبا دکھا سراج الدین

۲۴ مناقب شیخ المشائخ حضرت خواجہ شیخ علم الدین رضی اللہ تعالی عنہ

شیخ علم الدین قطبِ نامور
آشکارا رخ سے ہی نورِ خدا
میری نظرون مین سماکر مرحبا
گر رسائی ہوگئی تقدیر سے

بیکسون پر ہو عنایت کی نظر
آسمانِ چشت کے تم ہو قمر
میرے دل مین رہتے ہو تم جلوہ گر
آستانِ پاک پر خم ہوگا سر

پہونچوں میں تا منزل راہ سلوک ‏‏— آپ صاحب ہو مدد پر راہبر
تیری چشم مہر سے قطب زمان ‏— شام غم کی آشکارا ہو سحر
نام لیوا ہوں تمہارا یا حضور ‏— حال پر میرے ہو رحمت کی نظر
ہوتے ہیں شرمندہ ماہ و آفتاب ‏— روئے روشن کو تمہارے دیکھکر
اپنے روضہ پر طلب فرمائیے ‏— پیر دوران میرے قطب بحر و بر
مہربان ہیں آپ تو حق مہربان ‏— شادمان رہتا ہوں میں شام و سحر
خادم کمتر تحملؔ آپ کا ‏— پائے اب تحمل ریاضت کا ثمر

مناقب شیخ المشائخ حضرت خواجہ شیخ محمود عرف شیخ راجن رضی اللہ تعالی عنہ

بڑی ہے عز و شان شیخ راجن
رہوں زیر نشان شیخ راجن
مرا ہو خاتمہ بالخیر یارب
ہو سیر گلستان شیخ راجن
قیامت تک رہیگا دین سب کے
عیان ہے مہر شان شیخ راجن

ملک ہیں مدح خوان شیخ راجن
مبارک ہو وہ انعام باری
بحق خادمان شیخ راجن
دکھاتے رہتے ہیں کیا شان باری
وقار خاندان شیخ راجن
تحملؔ سر گر تو ہے خواہان عزت

تمنا ہے مری روز قیامت
بنوں مہمان خوان شیخ راجن
نہیں ہیں طالب فردوس و رضوان
ہوں میں قربان شان شیخ راجن
ہر رنگ قمر اعظم جہان میں
رہا کر مدح خوان شیخ راجن

مناقب شیخ المشائخ حضرت خواجہ شیخ جمال الدین عرف شیخ جمن رضی اللہ تعالی عنہ

جو آشکار ہو مہر کمال شیخ جمن ‏— ہوں اہل دید فدائے جمال شیخ جمن
کہیں ہمیں نظر آئے جمال شیخ جمن ‏— ہمیشہ رہتے ہیں محو خیال شیخ جمن
خدا دکھائے جو حسن و جمال شیخ جمن ‏— رقم کروں صفت خط و خال شیخ جمن
بچا رہی ہے ہمیں مرگ ناامیدی سے ‏— جلا رہی ہے امید وصال شیخ جمن

بھرا ہے خوب میرے کاسۂ گدائی کو
ترے نثار ہین دستِ نوال شیخ جمن

مثالِ مہر جہانتاب ساری عالم مین
چمک رہا ہے رخ بیمثال شیخ جمن

حضور کے ہین سب ارشاد قابلِ توقیر
ہین اولیائے جہان ہمخیال شیخ جمن

نظر مین پھر گئے اخلاق غوث و خواجہ کے
ہوا جو بزم مین ذکر خصال شیخ جمن

تو اپنے پیر محمد بشیر سے کر عرض
مجھے دکھا دین تجمل جمال شیخ جمن

مناقب شیخ المشائخ حضرت خواجہ شیخ حسن محمد رضی اللہ تعالی عنہ

اے شاہِ ملکِ عرفان خواجہ حسن محمد
خورشید چرخ احسان خواجہ حسن محمد

چمکا دو بخت میرا مانند مہر اک دن
دکھلا دو روئے تابان خواجہ حسن محمد

کرتے ہو دستگیری عالم کے بیکسون کی
تم ہو وہ قطبِ دوران خواجہ حسن محمد

صدقہ مین کاکلون کے پیدا ہو رنگ تسکین
رہتا ہون مین پریشان خواجہ حسن محمد

مٹ جائے تشنہ کامی کر دیجیے عنایت
جام شراب عرفان خواجہ حسن محمد

تیرا غلام ہو کر ناکام مدعا ہون
دل ہے بہت پشیمان خواجہ حسن محمد

تم چاہو تو نہ باقی رہجائے کوئی حسرت
پورے ہون دلکے ارمان خواجہ حسن محمد

پردہ جو تم اوٹھا دو چہرے سے اپنے دم بھر
ماہِ فلک ہو حیران خواجہ حسن محمد

بحر جہان مین اکدن مقصد کے موتیو نسے
بھر دو ہمارا دامان خواجہ حسن محمد

بھولا ہون راہ منزل ہے وقت رہنمائی
اے پیشوائے دوران خواجہ حسن محمد

چشم کرم ذرا ہو اب جانب تجمل
وہ ہے ترا ثناخوان خواجہ حسن محمد

مناقب شیخ المشائخ مظہر اللہ الصمد حضرت خواجہ شیخ محمد رضی اللہ تعالی عنہ

بے پردہ جو ہون جلوہ نما شیخ محمد
دکھلاتی ہے شان خدا شیخ محمد

رہتا ہون مصیبت مین گھرا شیخ محمد
آؤ مری امداد کو یا شیخ محمد

کیا راہِ ضلالت سے پھرا یا مری دلکو
مین شانِ ہدایت پہ فدا شیخ محمد

دیوانہ کہا جاؤن مین عالم مین تمھارا
دو دل کو مرے اپنی ولا شیخ محمد

اب بہر خدا خوانِ عنایات سے اپنے
مجھکو بھی نوالہ ہو عطا شیخ محمد

سلطانِ مشائخ تجھے کہتی ہے خلایق
کیا فقر مین رتبہ ہے تیرا شیخ محمد

کیا کام اطبائے زمانہ سے کہ دین گی
دردِ دلِ خادم کی دوا شیخ محمد

رُتبے مین سلاطین زمن سے بھی ہو اعلیٰ
تیرے درِ دولت کا گدا شیخ محمد

مدہوش رہے بادۂ عرفان سے تجمل
وہ جام اُسے کردو عطا شیخ محمد

۲۹ منقبت شیخ المشائخ فرد الحقیقہ قطب المدینۃ الشریفہ حضرت خواجہ شیخ یحییٰ مدنی قدس سرہ

اے شیخ یحییٰ مدنی جلوہ دکھاؤ مجکو
بادۂ عشق سے مستانہ بناؤ مجکو

جلد ہو منزلِ مقصد پہ رسائی میری
راستہ سیدھا ہدایت کا دکھاؤ مجکو

طالعِ خفتہ کو بیدار کرو بہر رسول
خواب مین قطبِ مدینہ نظر آؤ مجکو

لوحِ خاطر سے مری حرفِ دوئی مٹاؤ
ساغرِ بادۂ توحید پلاؤ مجکو

سلطنت کی ہے تمنا نہ ہوس شاہی کی
آرزو ہے کہ غلام اپنا بناؤ مجکو

میری امداد کرو شیخ محمد کے لئے
جلد زندانِ مصیبت سے چھڑاؤ مجکو

سر کے بل چل کے بصد شوق تمنا آؤن
تم جو اپنے درِ دولت پہ بلاؤ مجکو

ذکرِ معبود مین کردو بدل و جان مصروف
ماسوا اللہ کے جھگڑے سے چھڑاؤ مجکو

تم تو ہو پیرِ مغان میکدۂ طیبہ کے
مدنی پیتے ہین جو مے وہ پلاؤ مجکو

مین طلبگار نہین خلعتِ شاہانہ کا
فخر ہو فقر کا خرقہ جو پنہاؤ مجکو

لب پہ رہتا ہی تجمل کے یہ مصرع ہر بار
شیخ یحییٰ مدنی جلوہ دکھاؤ مجکو

مناقب شیخ المشائخ متخلق باخلاق اللہ متصف باوصاف اللہ فانی فی اللہ باقی باللہ
حضرت خواجہ شاہ کلیم اللہ جہان آبادی قدس سرہٗ

مرحبا کیا پیشوا خواجہ کلیم اللہ ہین
گمرہون کے رہنما خواجہ کلیم اللہ ہین

ہر جگہ نور ہدایت ہو رہا ہے آشکار
جابجا جلوہ نما خواجہ کلیم اللہ ہین

شاہ اقلیم طریقت ماہِ چرخ اولیا
تاج فرق اصفیا خواجہ کلیم اللہ ہین

اپنے طالب کو دکھا دیتے ہین شان کبریا
ایسے پیرِ حق نما خواجہ کلیم اللہ ہین

میرے ہادی میرے رہبر میرے یاور غمگسار
اور میرے پیشوا خواجہ کلیم اللہ ہین

شیخ یحییٰ کا جہان مین نام روشن کر دیا
مہر طلعت مہ لقا خواجہ کلیم اللہ ہین

جس کو دی ہو آنکھ خالق نے وہ دیکھے آپکو
کیا بتاؤن مین کہ کیا خواجہ کلیم اللہ ہین

خضر کی پروا نہین راہِ طریقت مین مجھے
آپ میرے رہنما خواجہ کلیم اللہ ہین

اے تجمل مین ہون اونکا اک غلامِ خاکپا
سلطنت بخشِ گدا خواجہ کلیم اللہ ہین

مناقب شیخ المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اورنگ آبادی قدس سرہٗ

تجھے کیا مرتبہ حق نے دیا خواجہ نظام الدینؒ
لقب تیرا ہے فخر اولیا خواجہ نظام الدینؒ

مٹا داغ الم دل سے مرے پوری تمنا کر
دکھا مجکو جمالِ حق نما خواجہ نظام الدینؒ

پھرون خالی نہ اس دربار گوہر بار سے تیرے
درِ مقصد سے بھر دامن مرا خواجہ نظام الدینؒ

تصدق اپنی چشمِ مست کا اب کر دے مستانہ
شراب معرفت مجکو پلا خواجہ نظام الدینؒ

کیا کرتا ہون مین یہ کام ہر رنج و مصیبت مین
لیا کرتا ہون مین نام آپ کا خواجہ نظام الدینؒ

تمہاری شکلِ زیبا پھرتی رہتی ہے نگاہو نمین
دل و جان سے مین ہون تم پر فدا خواجہ نظام الدینؒ

نہین حامی کوئی اسدم گھرا ہون لشکر غم مین
خبر لے ہان مدد کو میری آ خواجہ نظام الدینؒ

مین ادنیٰ ہون مگر نسبت ہے اعلیٰ ہین
فضائل آپ کے لکھون مین کیا خواجہ نظام الدینؒ

تصدق اپنے نورِ چشم فخر الدینؒ چشتی کا
ہو مجکو فقر کی نعمت عطا خواجہ نظام الدینؒ

طبیبِ دردمندان گنہ تمسا نہین کوئی
حبیبِ حق نظام الاولیا خواجہ نظام الدینؒ

تڑپتا ہے دل اوسکا حسرت دیدار مین دم
تجلّی کو جمال اپنا دکھا خواجہ نظام الدینؒ

مناقب شیخ المشائخ محبوب النبی شمس العارفین خواجہ محمد فخر الدین دہلوی قدس سرہ العزیز

تم مہر فلک تم ماہ زمین یا خواجہ محمد فخر الدینؒ
یان بھی ہو تمہین وان بھی ہو تمہین یا خواجہ محمد فخر الدینؒ

تڑپاتا ہے دردِ قلب و جگر نہین چین جدائی مین دم بھر
کرتا ہون فغان رہتا ہون حزین یا خواجہ محمد فخر الدینؒ

تم مظہر شانِ پیمبر ہو تم جلوۂ روئے حیدرؓ ہو
کہتے ہین عقیدہ اہل یقین یا خواجہ محمد فخر الدینؒ

چین یہ راحت پاؤن جہان اس کو مین چھوڑ کے جاؤن کہان
نہین سر اٹھکانا اور کہین یا خواجہ محمد فخر الدینؒ

رکھون نہ کسی سے الفت مین دیکھون نہ کسیکی صورت مین
بس جاؤ دل و دیدہ مین تمہین یا خواجہ محمد فخر الدینؒ

جو در پہ تمہارے ٹھہری ہین کیا مرتبے اعلیٰ اونکے ہین
کرتے ہین وہ سیر عرش برین یا خواجہ محمد فخر الدینؒ

کس درد سے مضطر رہتا ہے کیا عرض تمنا لایا ہے
پوچھو تو تجلّی کیون ہے حزین یا خواجہ محمد فخر الدینؒ

مناقب شیخ المشائخ عاشق نبی و شیدائے علی خواجہ محمد سبحان علی چشتی قادری نقشبندی سہروردی رح

خواجہ سبحان علی شاہ ولایت تم ہو
ماہِ گردونِ ہدا مہرِ طریقت تم ہو

مرحبا خسروِ اقلیم ہدایت تم ہو
حبذا مظہر اعجاز و کرامت تم ہو

تم پہ قربان غمِ دوزخ سے چھوڑانیوالے
دینے والے مجھے جنت کی بشارت تم ہو

حضرت فخر سے تمکو ہے ملی نعمتِ فقر
فخر جس پر ہے بجا رکھتے وہ دولت تم ہو

اک نظر دیکھو جسے کرد و جوان بخت اوسکی
وہ بزرگون مین مرے پیر طریقت تم ہو

فیض آباد تمہارا ہے دیار دولت
قطب ٹانڈے کے شہنشاہ ولایت تم ہو

میں رہوں کاہیکو غم میں رہیں دشمن میرے — میری امداد کو آقا جو سلامت تم ہو

خواجۂ غوث جو تقسیم کیا کرتے تھے — بارک اللہ لٹاتے وہی دولت تم ہو

سیر جس خلد کی منظور ہو وہ ٹانڈہ ہے — جس کا رہتا ہوں میں مشتاق زیارت تم ہو

لاکھ پردوں میں جو پوشیدہ رہا کرتی ہے — طالب حق کو دکھا دیتے وہ صورت تم ہو

خواجہ سبحان علی کے جو ہوئے تم مداح — اے تجمل بخدا صاحب قسمت تم ہو

منقبت ۳۴ شیخ المشائخ ابن قطب بحر و بر غوث ماموریت حضرت خواجہ مولانا ابوالعیش محمد اظہر قدس اللہ سرہ العزیز

پردے سے نکلے باہر خواجہ محمد اظہر — دیکھو میں جلوہ گستر خواجہ محمد اظہر

سبحان کے ماہ انور خواجہ محمد اظہر — فخر جہان کے دلبر خواجہ محمد اظہر

ہو جاؤ بزم آرا عرس آج ہے تمہارا — دکھلاؤ روئے انور خواجہ محمد اظہر

تم بیکسوں کے حامی تم غمزدوں کے یاور — تم گمرہوں کے رہبر خواجہ محمد اظہر

صورت حضور کی ہے یا شان رب اکبر — ہیں اہل دید ششدر خواجہ محمد اظہر

کس روز کیجئے گا درمان قلب محزون — کب تک رہوں میں مضطر خواجہ محمد اظہر

دیتے رہو نوالہ خوان کرم سے اپنے — سمجھو مجھے سگ در خواجہ محمد اظہر

تشنہ پھروں نہ تیرے خمخانۂ عطا سے — پا جاؤں کوئی ساغر خواجہ محمد اظہر

آئے کبھی جو وقت اظہار جان نثاری — قربان جاؤں تم پر خواجہ محمد اظہر

ہے روز عرس کہہ دو ابر کرم سے اپنے — برسا دے آج گوہر خواجہ محمد اظہر

خادم کو بھولتے ہیں آقا کہیں تجمل — بھولیں گے تجکو کیونکر خواجہ محمد اظہر

منقبت ۳۵ پیر روشن ضمیر مظہر رب قدیر مرشدنا و مولانا حضرت خواجہ محمد نذیر چشتی قدس سرہ العزیز

نزول رحمت باری سے کیا طراوت ہے — مزار خواجہ محمد نذیر جنت ہے

تو پیش چشم ہی ہر وقت خوش طبیعت ہے
بڑی یہ مرشد پاکان تری عنایت ہے

غلام ناز کرے کیون نہ اپنی قسمت پر
شرف مین تو مرے آقا شہ ولایت ہے

ہے سر پہ میرے بشیر و نذیر کا دامن
یہ کس کا بخت ہما نہین یہ کسکی قسمت ہے

لبون پہ کیون نہ رہی یا نذیر کا نعرہ
یہی ہے میری عبادت یہی ریاضت ہے

تو وہ ہے پیر جہان قطب دہر غوث زمان
زمانے بھر مین کرامت کی تیری شہرت ہے

ترے سوا ہے مکین کون خانہ دل مین
بسی ہوئی میری نظرون مین تیری صورت ہے

تمھین سنبھالو تو افتاد غم سے مین سنبھلون
وگرنہ جانتے ہو جیسی میری حالت ہے

بلاؤ اب کے برس عرس مین ضرور مجھے
بہت دنون سے زیارت کی دل مین حسرت ہے

بحق خواجہ محمد بشیر دہر سراج
عطا کرو میری تقدیر کی جو نعمت ہے

تمھاری راہ محبت مین خاک ہو مٹ کر
یہ خاکسار تجمل کے دل مین حسرت ہے

ولہ

کیون نہ ہردم رخ رہے سوئے نذیر
دیکھ لینے دے ذرا روئے نذیر
کیا سراپا نور کی تصویر ہے
کشتگان تیغ ابروئے نذیر
آشکارا ہے مثال آفتاب
ٹکٹکی باندھے ہوئے سوئے نذیر

کعبہ مقصود ہی کوئے نذیر
کھل رہا ہے نافہ مشک تتار
مین فدائے حسن دلجوئے نذیر
سیر جنت ہو مبارک شیخ کو
سیکڑون پردون مین بھی روئے نذیر
اے تجمل نام اوسکا ہے بشیر

کیا پڑی ہے ایسی جلدی اے اجل
آ رہی ہے بوئے گیسوئے نذیر
پاتے رہتے ہین حیات جاودان
ہم ہین اور نظارۂ کوئے نذیر
باریابی ہو تو مین دکھلا دون
جسنے دکھلائی رہ کوئے نذیر

صندل

جو میرے پیر کے دربار کا اٹھا صندل
گل بہشت کے مانند کھل گیا صندل

نکیون ہو نور فشان طشت نور مین بھر کر
جنان سے لائی ہین حوران خوش ادا صندل

مزار خواجہ محمد نذیر چشتی پر
چڑھا رہی ہین ملائک بصد ولا صندل

وہ باغِ خلق معطر ہے اوسکی خوشبو سے
ہے عطر خلد برین مین بسا ہوا صندل

مٹا رہا ہے دلِ اہل دید سے کلفت
دکھا رہا ہی بہار ین یہ جانفزا صندل

بنا ہے کوچۂ برہان پور بقعۂ نور
ہوا ہے جلوہ نما کیا یہ پرضیا صندل

یہ آرزو ہے کہ سنکر کہین سراج احمد
رقم کیا ہے تجمل نے واہ کیا صندل

مناقب شیخ المشائخ پیر دستگیر مرشدی و مولائی حضرت خواجہ حافظ شاہ محمد بشیر قدس اللہ سرہ العزیز القدیر

بلائین اپنے روضہ پر جو حضرت مہربان ہوکر
چلین ہم تمبئی سے سوی دیوہ شادمان ہوکر

شرف حاصل ہوا کیا خوب خاکِ آستان ہوکر
کہ مین چمکا جہان مین آفتاب آسمان ہوکر

بنی ہے دم پہ مہجورون کی حالت ہی بُری سکی
مدد ای واصل حق ہونیوالے شادمان ہوکر

فدا مین اوس بشیر باصفا پر جسنے عالم کو
دکھائی شان خواجہ کی معین بیکسان ہوکر

تڑپتا ہے دل۔ آنکھین دید کو تیری ترستی ہین
دکھا دے جلوہ ای ماہِ کرامت مہربان ہوکر

بھڑک اوٹھی ہی سینے مین ہماری آگ فرقت کی
غضب ڈھایا ہی مولا آپنے خلد آشیان ہوکر

جدائی مین تمھاری ہی یہ حالت دردمندونکی
نکلتی ہی دہن سے بات بھی اب تو فغان ہوکر

نظر آتا نہین مدت سے جلوہ چاند سے منہ کا
کیا اندھیر تم نے میری نظرونسے نہان ہوکر

تجمل کر دیا حضرت نے نام خاندان روشن
بشیر انس و جان قطب جہان غوث زمان ہوکر

ولہ

مین رخ بشیر دیکھون یہی دل کی آرزو ہی
سنون اونکی پیاری باتین مجھے شوق گفتگو ہے

تو بسا ہے میرے دلمین تو نظر کی روبرو ہی
کہین اور کب ہی کوئی مری پیر تو ہی تو ہے

ترے حسن جانفزا پر ہے فدا زمانہ سارا
تو حسین و نازنین ہی تو جمیل و خوبرو ہے

تو ہے فخر کا دلارا تو ہی نور چشم سبحان
تو عیان مثال اظہر تو نذیر ہو بہو ہے

ترے میکدے مین دورِ مئی معرفت ہی ایسا
کہ نہ شیشہ کی ہے حاجت نہ ضرورت سبو کی

ہی جہان مین میری مولا ترا پردہ طرفہ پردہ | میرے دلنشین ہے لیکن ترا شہر چار سو ہے
تجھے دور ہم جو سمجھین تو قصور ہے ہمارا | گل تن مین نکہت افزا تو ہمیشہ مثل بو ہے
نظر آ بشیر دوران کرین تجھ پہ جان قربان | یہی ہے ہمارا ارمان یہی دل کی آرزو ہے
ہے قریب تر تحمل وہ تیری رگِ گلو سی | تو تلاش مین ہے جسکی تجھے جس کی جستجو ہے

ولہ

تو ہے ہادی و رہبر و دستگیر
دکھا جلوہ خواجہ محمد بشیرؒ
خبر لے بحق معین الوری
نظر آئے انکھونکو شان نذیر
تری چشم رحمت کے محتاج ہین
کہان تم ہو خواجہ محمد بشیرؒ
سراج منیر بشیر نذیر
رسائی ہو تا بہ بام سلوک
مددگار ہو بہر پیران پیر
بھرے تو نہ دامن تو کیونکر بھرے
گدا او تونگر غریب و امیر
اوتار واوسے غم کو دریا پار
او بھارو ذرا زیبا سو اپنی نقاب
غریبون کا گر تو نہو دستگیر
جو محفل مین اظہر ہو تیرا جمال
تو ہی بادشہ ہم ہین تیرے فقیر
ترستے ہین دیدار کو اہل درد
سنبھالو تحمل کو یا دستگیر

ولہ

دم بھر نظر سے دور نہ وہ دلربا رہے | روئے بشیرؒ پاک کا نقشہ جما رہے
آباد ہے تمھین سے دل طالبانِ فیض | مولا نظر مین سب کی تمھین ہو سما رہے
یارب جمال خواجہ محمد بشیرؒ کا | مانند نور آنکھ مین جلوہ نما رہے
الفت کا روگ آپ گئے تو لگا گئے | کیونکر نہ بیقرار دلِ مبتلا رہے
خواہان نہین مین نعمتِ کونین کا فقط | تو مہربان رہے تری چشم عطا رہے
منھ ہے اوسی طرف مرا کعبہ اوسی طرف | رخ تیرا جس طرف کو مری پیشوا رہے
کشتی ہماری ہوتی رہی بحر غم سے پار | تو اے خدا رسیدہ اگر ناخدا رہے
خواجہ معین مین تو مددگار غوث پاک | رنجور و فکرمند ہماری بلا رہے
بس آرزو یہی ہے تحمل حسین کی | پیش نظر جمال بشیرؒ خدا رہے

وله

غم میں ہوں مبتلا مدد کیجے
بہر خیر الوریٰ مدد کیجے
فقر کی منزلیں مری طے ہوں
ہوں اسیر بلا مدد کیجے
ہاں مرے پیر ہے مدد کا وقت
اب سفینہ میرا مدد کیجے

اے بشیر خدا مدد کیجے
پیر آفاق مرشد دوراں
فخرؔ کے دلربا مدد کیجے
منزل مدعا پہ میں پہونچوں
ہاں مرے پیشوا مدد کیجے
آفتوں اور مصیبتوں میں بہت

بہر حق لیجئے خبر میری
شاہ اہل صفا مدد کیجے
صدقے میں پیچدار کاکل کے
مرشد حق نما مدد کیجے
غرق بحر الم نہ ہو جائے
ہے تجملؔ پھنسا مدد کیجے

وله

مضطرب ہوں جلوہ دکھلا یا بشیر
میری چشم شوق میں بس جا بشیر

ہوتے ہیں سیراب لاکھوں تشنہ کام
وہ ہے تیرے فیض کا دریا بشیر

لشکر غم میں گھرا رہتا ہوں میں
لے خبر میری مدد کو آ بشیر

میں انہیں کا ہوں غلام بینوا
جن کا اسم پاک ہے خواجہ بشیر

مجھ پہ بھی چشم عنایت ہو ذرا
میں بھی ہوں اک تیرا متوالا بشیر

حج اکبر کا ملے مجکو ثواب
آستان پاک پر بلوا بشیر

فضل مولیٰ کی بشارت ہو اوسے
ورد رکھے جو ہمیشہ یا بشیر

چاند ہے جس کو بیت فخرؔ کا
تو ہے ایسا اک مہ زیبا بشیر

سرمہ آنکھوں کا تجملؔ بن گیا
ہو کے خاک پائے مولانا بشیر

وله

فخر کا ہے دُلارا ہمارا بشیر
خواجہ سبحان کا پیارا ہمارا بشیر

کیوں نہ جلسے میں اظہر ہو نور خدا
آج ہے بزم آرا ہمارا بشیر

دیکھیں اہلِ نظر ساری عالم میں ہے — مثلِ مہر آشکارا ہمارا بشیرؒ
غم زدہ تم بلاؤ تو امداد کو — ہوگا یاور تمہارا ہمارا بشیرؒ
اصفیا کا ہے محبوب آرام جان — اولیا کا ہے پیارا ہمارا بشیرؒ
کام عیسیٰ سے کیا ہم ہیں بیمارِ عشق — حال دیکھے ہمارا ہمارا بشیرؒ
گر گیا پردہ وہ تو ہمارے لئے — ہے سراج دل آرا ہمارا بشیرؒ
اے تجمل سلامت رہے وقت غم — دینے والا سہارا ہمارا بشیرؒ

ولہ

بشیر پاک اگر جلوہ نما ہو — نظر کے سامنے شانِ خدا ہو
گذر تا منزل عرفان مرا ہو — ترا نقشِ قدم جو رہنما ہو
اگر چشم توجہ ہو تمہاری — ابھی درمانِ دردِ لادوا ہو
تجلی دیکھیں ہم حسنِ ازل کی — جو بے پردہ جمالِ حق نما ہو
دیا ہے حق نے وہ زورِ ولایت — ہو ممکن غیر ممکن تم جو چاہو
عیاں ہے جا بجا جلوہ تمہارا — ہے اندھا جو نہ تم کو دیکھتا ہو
بحقِ خواجہ فخر الدینؒ چشتی — عنایت مجکو خلعت فقر کا ہو
ہمارے پیر برحق قطبِ دیں وہ — تمہیں بیشک بشیر الاولیا ہو
رہے ہے مست مئے عرفان مرا دل — یہ متوالا بشیر پاک کا ہو
اگر رونق فزا ہوں پیر و مرشد — جواب عرش دل کا جھونپڑا ہو
قدم خواجہ سراج احمد کے چومو — تجمل سرفرازی تم جو چاہو

ٹھمری

پیر بشیر رہ کے سرن جو آیو۔ نجیہ پیا کے درشن پایو۔ پیر بشیر کے
گر گی اُوٹ بنی لکھ پاوا۔ تب من موہن درس دکھایو پیر بشیر کے

اظہر رنگ سبحان کا جلوہ — فخرؔ فخرؔ ہردے بیچ چھایو — پیر بشیر کے
کارے کارے نین متوارے — جنہو تا کیو، تیھ مار گرایو — پیر بشیر کے
سُن مُسن کی دھیمی چدریا — سُر نر مُن سب جگ کا اوڑھایو — پیر بشیر کے
بیرنگی چھاند سہس رنگ بھیتا — نور احمد احمد مانؔ آیو — پیر بشیر کے
وے بیدن گاہوکی نرا گھت — بانگی چتون موے بھایو — پیر بشیر کے
وہی نور جگت گت اجیارا — اُون پایو جو آپ گنوایو — پیر بشیر کے
پیر بشیر کے واری تجلّی — ہر ہر گھٹ ہر رُوپ دکھایو — پیر بشیر کے

دادرا

سجریا سُونی بن جیت چور

سیس سیس کاٹ جس ناگن — لہرت ہے جیا مور — سجریا سونی
رمجھم رمجھم بدرا برست — بجلی چمکت چہون اور — سجریا سونی
گنگن گھمن گھمن گرج ورادت — جیترا لرجت مور — سجریا سونی
سنن سنن سنکت پوروَیا — چھائی گھٹا چہون اور — سجریا سونی
کویل مور پپیہا بولت — دادر کرت ہیں سور — سجریا سونی
سونی سیج جیا للت ہے — کام جبنا وت جور — سجریا سونی
فخرؔ پیا سبحان کا صدقہ — چتوو ہمری اور — سجریا سونی
نجیرؔ پیا موری چنک چونریا — اظہر رنگ مانؔ بور — سجریا سونی
پیر بشیر کے واری تجمّل — جن گہی بہیان مور — سجریا سونی

صندل

اوٹھا ہے دھوم سے قبرِ بشیر پاک کا صندل — کھلا ہے صورتِ گل روح پرور جانفزا صندل
بہت فرحت فزا ہے قلب ہے جنّتؔ علی صندل — نہایت شادماں ہیں دیکھ کر اہلِ صفا صندل

مٹاتا ہی غم و رنج و الم کے داغ سینے سے
دکھاتا ہے بہارِ بوستانِ اولیا صندل

یہ چرچا ہو رہا ہی ہر گلی کوچہ مین دیوہ کے
بصد شوکت بشیرِ اہلِ ایمان کا اوٹھا صندل

ہجومِ اہلِ عقیدت کا نزولِ رحمتِ مولیٰ
ہوا ہے واہ کیا مجمع اوٹھا ہی واہ کیا صندل

چڑھانے کیلئے تربت پہ پیرِ باکرامت کے
اوٹھا کر دوش پر اپنے چلے اہلِ صفا صندل

مشامِ جان معطر باغ باغ اپنی طبیعت ہے
بسا ہی عطرِ گلزارِ جنان مین جانفزا صندل

رہا محفوظ وہ وردِ سرِ آفاتِ عالم سے
ذرا سا خوش نصیبی سے جسے ہاتھ آگیا صندل

نظر آتی ہے وقتِ شب تجلی ماہِ تابان کی
جو اوس خورشیدِ خوبی کا ہوا جلوہ نما صندل

زہی عظمت ادب کیسا ہے طشتِ نور مین بھر کر
جنان سے لائی ہین حورین بشیرِ پاک کا صندل

جو سنتا ہے وہ خوش ہو کر جزاک اللہ کہتا ہی
تجمل تم نے اپنے پیر کا ایسا لکھا صندل

ولہ

پیر اہلِ ہدا کا صندل ہی
کیا بشیرِ خدا کا صندل ہی
عرس ہی نورِ چشمِ سبحانی کا
آج اوس پیشوا کا صندل ہی
سالکِ و صوفیِ بلند مقام
گلِ باغِ ولا کا صندل ہی

مرشدِ باصفا کا صندل ہی
دافعِ دردِ قلب روح افزا
فخر کے دلربا کا صندل ہی
کیا ہی پُر نور قصبۂ دیوہ
عارفِ حق نما کا صندل ہی
ہین تجمل شریکِ اہلِ بہشت

موجبِ خیر و باعثِ برکت
میرے حاجت روا کا صندل ہی
ہے محمد بشیر جسکا نام
آفتابِ ہدا کا صندل ہے
یہ ترانہ ہی مرغِ سدرہ کا
چشت کے بادشا کا صندل ہی

منقبت شیخ المشائخ مرشدنا و مولانا خواجہ حافظ سراج احمد صاحب سجادہ نشین حضرت خواجہ محمد بشیر قدس سرہ القدیر

دے ہمکو تو وہ ساغر یا خواجہ سراج احمد
جس مین ہو مئی اطہر یا خواجہ سراج احمد

تو بحرِ جہان مین ہے دریائی کرامت کا
اک بیش بہا گوہر یا خواجہ سراج احمد

خورشید قیامت کی ہو دھوپ کڑی جسدم
دامن ہو تیرا اسپر یا خواجہ سراج احمد

خالی نہ پھرا در سے اندازِ کرم دکھلا
جھولی کو ہماری بھر یا خواجہ سراج احمد

صدقہ مین کبھی اپنی متوالی نگاہون کے
دیدے ہمین اک ساغر یا خواجہ سراج احمد

انداز محبت سے تو دیکھے تو ہو جائے
تسکین دلِ مضطر یا خواجہ سراج احمد

تو انجمن آرا ہے ہم محوِ نظارہ ہین
دلچسپ ہے کیا منظر یا خواجہ سراج احمد

یارانِ طریقت کی دنیا مین ہے تیری منزل
تو ہے وہ مہ انور یا خواجہ سراج احمد

اللہ رے محبوبی ہین تیری اداؤن مین
اندازِ بشیرؒ اکثر یا خواجہ سراج احمد

اصحابِ شریعت مین اربابِ طریقت مین
رتبہ ہے تیرا برتر یا خواجہ سراج احمد

شیرون پہ شرف حاصل مجکو ہے زمانہ مین
تیرا سگِ در ہو کر یا خواجہ سراج احمد

پروانہ صفت قربان محفل مین تجمل ہے
شمع رُخِ زیبا پر یا خواجہ سراج احمد

ولہ

بزم عالم مین وہ ہے شان سراج
ہون فدائے روئے تابان سراج

ہے سراپا آپ مین شانِ بشیرؒ
دیکھ اے منکر ذرا شان سراج

نعمت عرفان نکیون پاتا رہون
ای ضیائے ماہ عرفان سراج

حسن والے بھی ہین قربان سراج
بچ رہے ہین آفت آفاق سے

کیون بشیری ہین نہ قربان سراج
جان و دل سے بندہ ارشاد ہون

میرا حصہ ہے سرِ خوان سراج
کیون نہ پاؤن بزم عالم مین فروغ

مین نہین پروانہ شمعِ طور کا
آنیوالے زیر دامانِ سراج

دی مین آنکھین گر تجھے اللہ نے
میرے سر آنکھون پہ فرمان سراج

میرے دلکو کر دی منزل نور کی
مین تجمل ہون ثنا خوانِ سراج

ولہ

تو ہے وہ قمر طلعت یا پیر سراج احمدؒ
قربان ہین جوان ہمت یا پیر سراج احمدؒ

جس کی ہون سرِ محفل مشتاقِ بشیرؒ آنکھین
دیکھے وہ تری صورت یا پیر سراج احمدؒ

عالم مین غلامی کا تیری ہے شرف حاصل
ہم ایسے ہین خوش قسمت یا پیر سراج احمدؒ

اربابِ طریقت مین جو فخر کے قابل ہے
تجکو وہ ملی نعمت یا پیر سراج احمدؒ

ارمان ہے تو یہ ارمان سر پر ہو تیرا داماں
حسرت ہے تو یہ حسرت یا پیر سراج احمدؒ

دکھلا دے ضیا اپنی خورشید ہدایت کی
چمکا دے میری قسمت یا پیر سراج احمدؒ

دلکو تو عطا کر دے وہ دردِ محبت کا
جسمین ہو بھری لذت یا پیر سراج احمدؒ

اللہ نے بخشی ہے دستِ اسد اللہ کی
بازو مین ترے قوت یا پیر سراج احمدؒ

تو بہر علیؑ اپنے متوالے تجملؔ کو
دے جام مئی وحدت یا پیر سراج احمدؒ

ولہ

شمع بزمِ ہدا ہی ہمارا سراج
دیکھنا رونما ہے ہمارا سراج
خانۂ دل مین روشن ہے قندیلِ عرش
دیکھو وہ آرہا ہی ہمارا سراج
قطبِ دوران سمجھتے ہین اہلِ طریق
بے نقاب آگیا ہی ہمارا سراج

جلوہ گر وہ کیا ہی ہمارا سراج
خواجہ صاحبؒ کا نورِ نظر خوبرو
رونق افزا ہوا ہی ہمارا سراج
خضر بتلائین کیون آکے راہِ سلوک
خواجۂ باصفا ہے ہمارا سراج
اے تجملؔ بحقِ بشیر و نذیر

کیون نہو طالبو نین خوشی عید کی
فخرؒ کا دلربا ہے ہمارا سراج
ہمنے فریاد کی ہے تو امداد کو
ہادی و رہنما ہے ہمارا سراج
منزلِ نورِ حق کیون نہو جائے گم
نعمتین بانٹتا ہے ہمارا سراج

ولہ

تم مین ہے شانِ یزدان خواجہ سراج احمدؒ
قربان مین تمپہ قربان خواجہ سراج احمدؒ

معمور کر دو دل کو انوارِ معرفت سے
جم جائے رنگِ عرفان خواجہ سراج احمدؒ

تم روئے پُر ضیا سے پردہ اگر اُٹھا دو
نادم ہو ماہِ تابان خواجہ سراج احمدؒ

بیتاب ہو رہا ہون للہ لو خبر اب
دو دردِ دل کا درمان خواجہ سراج احمدؒ

ہو جائے آج پورا ارمان جان نثاری
ہونے دو مجکو قربان خواجہ سراج احمدؒ

عز و شرف کو ادنیٰ روشن دلون سے پوچھو
ہین شمع بزمِ عرفان خواجہ سراج احمدؒ

پائے نکیون خطاب قطبِ سخن تجملؔ
ہے آپ کا ثنا خوان خواجہ سراج احمدؒ

قطعات تاریخ طبع رسالہ سراج الطالبین

جناب میان احمد ابراہیم عرف باپٹیل احمد چشتی نظامی ساکن بمبئی شاگرد حضرت مصنف

اس گلشن ثنائے بزرگان چشت مین — جلوہ نما بہار ریاض بہشت ہے
مصرع سال طبع یہ احمد سنا دو تم — گنجینۂ مناقب پیران چشت ہے

جناب منشی عبدالکریم شاہ صاحب جوہر چشتی قادری تلمیذ حضرت مصنف

دیکھکر حسن سراج الطالبین — ہو رہے ہین دل طلبگارونکے شاد
مصرع تاریخ جوہر نے کہا — ہے یہ مدح خواجگان با اعتقاد

جناب ابوظفر منشی محمد نجیب اللہ صاحب نہر مالیگانوی شاگرد حضرت مصنف

گنج وصف اولیا کہئے اسے — لیجے ہاتھون ہاتھ ای اہل یقین
بزم عالم مین رسالہ یہ نہر — ہو گیا ثابت سراج الطالبین

جناب منشی عبدالرحیم صاحب اثر ساکن دہولیہ شاگرد حضرت مصنف

رکھے خدا سلامت استاد نامور کو — لکھتے ہین کتنے اچھے اوصاف اولیا کے
تاریخ طبع اسکی سنئے لب اثر سے — عالی صفت مناقب پیران باصفا کے

جناب منشی فتح محمد صاحب رشید تاجر کتب دہولیہ محلہ اسلامپورہ

یہ مناقب خواجگان چشت کے — ہین پسند اہل عرفان کس قدر
مصرع تاریخ کہدو اے رشید — باغ وصف اولیائے دادگر

خاتمۃ الطبع:- بتائید خدائے زمان یہ نسخہ متبرکہ بشیر المتقین اسم تاریخی کرامت خواجگان یعنی سراج الطالبین مناقب خواجگان چشت اہل بہشت مصنفہ شاعر نامی جناب حاجی سید تجمل حسین صاحب تجمل جلالپوری مقیم بمبئی بماہ جمادی الآخر ۱۳۴۲ھ جہانگیر علوی فائن آرٹ پریس بلاسس روڈ بمبئی مین چھپکر حجرہ محلہ مکان نمبر ۴۴۲ و ۴۴۳ سے شایع مقبول طبایع ہوا۔ بقلم شیخ حسین شاہ آبادی علاقہ خورشید جاہی حیدرآباد دکن

یہ کتاب [illegible] حاجی سید تجمل حسین چشتی قادری سے بقیمت ۸؍ دستیاب ہوگی

شجرہ طیبہ چشتیہ نظامیہ فخریہ منظوم

بہر حق خیر الوریٰ لیجے خبر | یا محمد مصطفےٰ لیجے خبر
آئیے مشکل کشائی کیجیے | یا علی مرتضےٰ لیجے خبر
حضرت خواجہ حسن بصری لقب | شاہ اقلیم ہدا لیجے خبر
خواجہ عبد الواحد ابن زید پاک | ہون گرفتار بلا لیجے خبر
آئیے خواجہ فضیل ابن عیاض | ہون مین طالب فضل کا لیجے خبر
خواجہ ابراہیم ادہم بادشاہ | دیکھئے سوئے گدا لیجے خبر
یا سدید الدین حذیفہ مرعشی | وقت ہے امداد کا لیجے خبر
یا امین الدین ہبیرہ بصری اب | لیجے بہر کبریا لیجے خبر
خواجہ ممشاد کیجے دل کو شاد | نام غم کا ہو فنا لیجے خبر
حضرت خواجہ ابی اسحاق آپ | ہین ہمارے پیشوا لیجے خبر
حضرت خواجہ ابی احمد ذرا | کیجیے چشم عطا لیجے خبر
بو محمد پیشواے اہل دل | ہو مری حاجت روا لیجے خبر
حضرت خواجہ ابی یوسف ہین | درد کی دیجے دوا لیجے خبر
قطب دین مودود چشتی یہ غلام | ہے الم مین مبتلا لیجے خبر
حضرت حاجی شریف زندنی | سنئے بیکس کی صدا لیجے خبر
خواجہ عثمان کرم سے آپکے | پار ہو بیڑا مرا لیجے خبر
حضرت خواجہ معین الدین حسن | آپ پر ہون مین فدا لیجے خبر
خواجہ قطب الدین ادہر ہو چشم مہر | بخت چمکے مہر سا لیجے خبر

آپ ہین بابا فرید الدین کہان
دیکھون مین شانِ عطا لیجے خبر

مضطرب سلطان نظام الدین ہو مین
دیجیے تسکین ذرا لیجے خبر

یا نصیر الدین دہلی کے چراغ
قلب کو دیجے جلا لیجے خبر

المدد خواجہ کمال الدین شاہ
حال ابتر ہے مرا لیجے خبر

آفتابِ دین سراج الاولیا
بیکسون کی بھی ذرا لیجے خبر

شیخ علم الدین مٹا کر دل سے جہل
علمِ حق کیجے عطا لیجے خبر

شیخ راجن خواجہ محمودِ عصر
بہر شانِ اولیا لیجے خبر

آپ ہین خواجہ جمال الدین حسن
گمرہون کے رہنما لیجے خبر

اے محمد آخر اور اول حسن
میری بہر مصطفٰے لیجے خبر

خواجہ شیخ محمد اہل جود
فیض بخش و ذی عطا لیجے خبر

شیخ یحییٰ قطبِ شہرِ مصطفٰے
مرشدِ اہلِ صفا لیجے خبر

نامور خواجہ کلیم اللہ شاہ
ماہِ چرخِ اتقا لیجے خبر

یا نظام الدین شاہ اہلِ کرم
در پہ حاضر ہے گدا لیجے خبر

خواجہ فخر الدین فخرِ اہلِ چشت
تاجِ فرقِ اصفیا لیجے خبر

پیرِ پیران خواجہ سبحان علی
پاک سیرت خوش ادا لیجے خبر

حضرتِ خواجہ محمد اظہر اب
دم لبون پر آگیا لیجے خبر

ماہِ بامِ معرفت خواجہ نذیر
ہو کے اب جلوہ نما لیجے خبر

میرے کامل پیر مولانا بشیر
ہے مدد مین دیر کیا لیجے خبر

آپ ہین خواجہ سراج احمد کہان
مین ہون غم مین مبتلا لیجے خبر

کیجیے امداد اہلِ سلسلہ
خواجگانِ باصفا لیجے خبر

حاضرین جلسہ سب ہون شادکام
ہے تجمل کی دعا لیجے خبر